سوال

(808) عصر اور عشاء کی چار چار سنتیں فرضوں سے پہلے پڑھنے کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا ظہر کی چار سنتوں کی طرح عصر اور عشاء کی چار چار سنتیں فرضوں سے پہلے پڑھنا ثابت ہیں؟ اگر ثابت نہیں تو پھر فرضوں سے پہلے کیا پڑھنا چاہیے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

عصر سے پہلے چار رکعات نوافل پڑھنے ثابت ہیں۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی مرفوع روایت میں ہے:

'رَحِمَ اللّٰہُ اِمرأً صَلّٰی قَبلَ العَصرِ اَربَعًا' (رواہ احمد) (سنن الترمذی، بَابُ مَا جَاءَ فِی الأَربَعِ قَبلَ العَصرِ، رقم:۴۳۰)

علامہ البانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: 'سندہ حسن' اس کی سند حسن درجہ کی ہے اور حدیث علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں بھی فرماتے ہیں: 'سندہ حسن' ملاحظہ ہو! حواشی مشکوٰۃ: ۳۶۷/۱۔ ۳۶۸) اور صاحب المرعاۃ نے بھی حدیث علی رضی اللہ عنہ کو قابلِ حجت قرار دیا ہے۔ (۲/۱۵۱)

اور ابن القیم رحمہ اللہ نے ''زاد المعاد'' (۱/۸۰) میں حدیثِ ابن عمر رضی اللہ عنہما دن اور رات یمدس اور بارہ رکعتوں والی روایت، جس انداز میں نقل کی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کا کوئی اصل ہے۔ عشاء سے پہلے چار رکعت پڑھنا سنت صحیحہ سے ثابت نہیں۔ البتہ اس وقت ''تحیۃ المسجد'' یا ''تحیۃ الوضوئ'' پڑھی جا سکتی ہے۔ 'بَینَ کُلِّ اَذَانَینِ صَلٰوۃ' پر عمل ہو سکتا ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

کتاب الصلوٰۃ: صفحہ: 688